بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۴۲
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ
جلد ۵۵/۲۰ | ۱۲ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۳۷

اخبار احمدیہ

—٥ ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—٥ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محترم سید امجد علی صاحب کو بطور امیر ضلع سیالکوٹ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

—٥ ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مع اہل وعیال یوگنڈا مشرقی افریقہ جانے کے لئے مورخہ ۱۳ اکتوبر کو بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب اس روز بروقت ربوہ سٹیشن پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔
(وکالت تبشیر ربوہ)

—٥ ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ محترم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مبلغ جرمنی بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار ہیں اور وہاں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—٥ مجلس انصاراللہ کا سالانہ اجتماع عنقریب منعقد ہو رہا ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے اراکین کی مہمان نوازی کی ذمہ داری سب سے پہلے انصاراللہ ربوہ پر ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے اس فرض کو بطریق احسن سرانجام دیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی ادا کردیں۔ زعماء اپنے اپنے حلقہ میں اس چیز کا فوراً جائزہ لےلیں کہ ان کی مجلس میں کون کون بقایا دار ہیں۔ پھر ان سے وصولی کرکے رقوم مرکز میں جمع کرادیں۔ آپ نے ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ اور اب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ خیراً
(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

—٥ پاکستان کے دونوں حصوں میں سیلاب نے اس سال بہت تباہی مچائی ہے امید ہے متاثرہ علاقوں کے قریب کے رہنے والے انصار اراکین خصوصیت سے اپنے دکھی بہن بھائیوں کی امداد کے لئے مقامی حکام کا پورا پورا ہاتھ بٹا رہے ہونگے۔ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔
"وہ لوگ جو خدمت خلق کو اپنا مقصود قرار دیتے ہیں وہی ہر قسم کی عزت کے مستحق ہیں"
(قائد ایثار مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرنا محض ایک طبعی تقاضا ہے

خلق یہ ہے کہ شکایت منہ پر لائے بغیر خدا کی رضا کے ساتھ راضی ہو جائے

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے۔ لیکن جاننا چاہیئے کہ خدا کی پاک کتاب کی رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے۔ یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا، چیختا، سر پیٹتا ہے۔ آخر بہت سا بخار نکال کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے۔

پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خُلق سے کچھ تعلق نہیں بلکہ اس کے متعلق خُلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہہ کر کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں۔ اس خُلق کے متعلق خدا تعالےٰ کا پاک کلام قرآن شریف ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔
اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔

یعنی اے مومنو! ہم تمہیں اس طرح پر آزماتے رہیں گے کہ کبھی کوئی خوفناک حالت تم پر طاری ہوگی اور کبھی فقروفاقہ تمہارے شامل حال ہوگا اور کبھی تمہارا مالی نقصان ہوگا اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی اور کبھی اپنی محنتوں میں ناکام رہوگے اور حسب المراد نتیجے کوششوں کے نہیں نکلیں گے اور کبھی تمہاری پیاری اولاد مرجائیگی پس ان لوگوں کو خوشخبری ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی چیزیں اور اس کی امانتیں اور اس کے مملوک ہیں پس حق یہی ہے کہ جس کی امانت ہے اس کی طرف رجوع کرے۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہیں جو خدا کی راہ کو پاگئے۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۳-۸۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

تحریک وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر احباب جماعت کو اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے

اس کیلئے ہمیں کم از کم ایک سو نئے واقف چاہئیں اور سال رواں میں دو لاکھ روپے سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے

مَیں احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کم از کم پچاس ہزار روپیہ وقف جدید کے لئے جمع کرنے کی کوشش کریں

اگر وہ اس میں کامیاب ہوجائیں تو وہ مالی قربانی کا دنیا میں نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے ہونگے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ ؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ :- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

آج میں

وقف جدید کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جولائی ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس مبارک الٰہی تحریک کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں پھر ۱۹۵۷ء ہی میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفاصیل بیان فرمائیں حضور نے یہ تحریک بیان کرنے کے بعد جماعت کے سامنے ابتداءً یہ بات رکھی تھی کہ مَیں فی الحال دس واقفین لینا چاہتا ہوں اور اسی کے مطابق اندازہ خرچ بھی کم و بیش آٹھ دس ہزار روپے کا تھا لیکن

آپؓ کی یہ خواہش تھی

کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔ پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی افریقہ کے ممالک سے بھی امریکہ کے ممالک سے بھی اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی۔ اور پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ اسی کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں بھی تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے تاکہ ہم وہ مقصد جو اس الٰہی تحریک کا ہے وقت قریب میں حاصل کرلیں۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی مختصراً بتایا ہے۔

وقف جدید کی تحریک کی ابتداء

دس واقفین سے ہوئی تھی اور اس وقت جبکہ اس تحریک پر قریباً نو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ تعداد صرف اکاسی واقفین تک پہونچی ہے۔ جن میں سے سترہ کے قریب زیر تعلیم ہیں اور صرف چونسٹھ مختلف جماعتوں میں کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ حضور کا منشاء یہ تھا کہ دنیا بھر کی جماعتیں

ہزاروں کی تعداد میں واقفین

ہمیں دیں اور ہم اوّل تو ہر جماعت میں اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو کم از کم دس دس پندرہ پندرہ میل کے حلقہ میں ایک ایک ایسے واقف (وقف جدید) کو مقرر کریں جس نے قربانی کے جذبہ سے، خلوص کے ساتھ اور خدمتِ اسلام کی نیت سے اپنی زندگی وقف کی ہو۔ اس واقف کو معمولی گزارہ دیا جائے۔ مثلاً پچاس یا ساٹھ روپے ماہوار اور اس کے باقی اخراجات کے لئے

آمد کے بعض اور ذرائع

مہیا کئے جائیں۔ مثلاً ایسا انتظام کیا جائے کہ جس جماعت میں اسے مقرر کیا جائے۔ وہ جماعت یا تو دس ایکڑ زمین اس تحریک کے لئے وقف کرے۔ اور اس زمین کی آمد اس واقف کو دی جائے اور یا پھر اس واقف کے ذریعہ پرائمری تک ایک سکول کھول دیا جائے۔ جہاں وہ احمدی بچوں کو (اور دوسرے بچوں کو بھی جو وہاں تعلیم حاصل کرنا چاہیں) قرآن کریم پڑھائے اور

دوسری مروجہ تعلیم بھی دے

اور یا پھر اسے کمپونڈری یا حکمت کی ابتدائی تعلیم دلائی جائے۔

تا وہ ایسی جگہوں پر جہاں ابتدائی طبّی امداد بھی مہیا ہونا مشکل ہے۔ وہاں کے رہنے والوں کو ابتدائی طبّی امداد مہیا کرے اور اس طرح پر جو آمد ہو وہ بھی مرکز وصول نہ کرے بلکہ اس ذریعہ سے جو آمد بھی ہو وہ اس واقف کو دے دی جائے۔ سکول کی صورت میں اگر اساتذہ ایک سے زائد ہوں تو فیس کے ذریعہ جو آمد ہو وہ سب اساتذہ میں تقسیم کر دی جائے۔

بہرحال اُس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ نظر آ رہا تھا کہ

ضرورت اس بات کی ہے

کہ ہر جماعت میں کم از کم ایک معلّم ضرور بٹھا دیا جائے۔ لیکن چونکہ حضور ایک لمبا عرصہ علیل رہے اور اس عرصہ میں جماعت حضور کے خطبات سے محروم رہی اور چونکہ جب تک بار بار جگایا نہ جاتا رہے۔ انسان عادتاً کمزوری کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس لئے وقفِ جدید کی اہمیّت اور افادیت آہستہ آہستہ جماعت کے افراد کی نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی۔ اور اس تحریک کا وہ نتیجہ نہ نکلا جو میرے نزدیک نو سال میں نکلنا چاہیئے تھا۔ اور اس کی ذمہ داری ساری جماعت پر بحیثیت جماعت عاید ہوتی ہے۔ وقفِ عارضی کے جو وفود مختلف علاقوں میں گئے ہیں ان میں سے کم از کم ساٹھ ستّر فیصدی وفود ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنا وقفِ عارضی کا زمانہ ختم کرنے کے بعد جو آخری رپورٹ ہمیں بھجوائی اس میں

بڑی شدّت سے یہ مطالبہ کیا

کہ اس جماعت کو کوئی مربّی یا معلّم ضرور دیا جائے اور یہ بھی لکھا کہ جماعت خود بھی یہ احساس رکھتی ہے کہ جب تک اُسے کوئی معلّم نہ دیا جائے وہ ان ذمہ داریوں کو کما حقّہٗ ادا نہیں کر سکتی جو تربیت کے لحاظ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ لیکن اگر میرے پاس واقفین ہی نہ ہوں تو میں انہیں کہاں سے معلّم مہیا کروں۔ پھر اگر جماعت اپنی ہمت اور جماعتی ضرورت کے مطابق مالی قربانیاں پیش نہ کرے تو ان معلّمین کو گزارہ کہاں سے دیا جائے۔

پس

پہلی بات تو یہ ہے

کہ زیادہ سے زیادہ واقفین اس تحریک میں شمولیت کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ مَیں نے بتایا ہے کہ اس وقت زیرِ تعلیم واقفین کو شامل کر کے قریباً ۸۱ واقف ہمارے پاس ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس تحریک کو ابتداءً دس کی تعداد سے شروع کیا۔ اگر ہم ہر سال اس میں دس دس کا اضافہ کرتے تب بھی اس وقت ہمارے پاس ۹۰ واقفین ہونے چاہیئے تھے لیکن اگر ہم اس تعداد میں ہر سال صرف دس دس کی زیادتی ہی کریں تو چونکہ ہم نے ہزاروں تک پہنچنا ہے اسلئے جب ہم پہلے ہزار تک پہنچیں گے تو ایک صدی گزر چکی ہوگی۔ اور ہم اتنا لمبا عرصہ انتظار نہیں کر سکتے۔

مَیں سمجھتا ہوں

کہ اگر جماعت اس طرف توجہ دے تو ہر سال پہلے سال کی نسبت دُگنی تعداد میں واقف آ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا رہتا تو اس وقت واقفین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب پہنچ چکی ہوتی یعنی اگر پہلے سال دس واقفین تھے تو دوسرے سال بیس۲۰ واقفین رکھے جاتے۔ تیسرے سال چالیس۴۰ رکھے جاتے اور چوتھے سال اسّی تک ان کی تعداد پہنچ جاتی اور اس طرح نو سال میں ان کی تعداد ۵۱۱۰ تک جا پہنچتی۔ اگر ہم پہلے سال کی نسبت واقفین کی تعداد میں ڈیڑھ گنا اضافہ بھی کرتے رہتے تب بھی ہماری ضرورت ایک حد تک پوری ہو جاتی بشرطیکہ ہم اسی تناسب سے اپنے چندوں میں بھی اضافہ کرتے چلے جاتے۔ لیکن اس نسبت یعنی ڈیوڑھی نسبت کے ساتھ بھی واقفین نہیں آئے بلکہ سوائی نسبت کے ساتھ یا ہر سال $\frac{1}{5}$ یا $\frac{1}{10}$ کی زیادتی کے ساتھ بھی واقفین اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ ورنہ وہ فوری ضرورتیں پوری ہو جاتیں جو اس وقت ہمارے سامنے آ رہی ہیں اور جنہیں پورا ہوتے نہ دیکھ کر ہمیں دُکھ اور اذیت اور تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔ اگر ہماری فوری ضرورتیں پوری ہو جاتیں تو ہم اس دُکھ تکلیف اور اذیت سے بچے رہتے

جماعتیں پُکار رہی ہیں

کہ اگر چاہتے ہو کہ ہم میں احمدیت قائم رہے تو ہمیں مستقل واقف دو۔ وقفِ عارضی والے آپ سے بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ جماعتوں میں واقفین بھیجے جائیں اور جماعت کو کہہ رہے ہیں کہ ان واقفین کو سنبھالنے کے لئے جس قدر رقم کی ضرورت ہے وہ مہیا کرے لیکن آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اور یہ بڑا ظلم ہوا ہے۔ اس لئے مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سب کو جگاؤں اور بیدار کروں اور اس تحریک کی اہمیّت آپ کے ذہن نشین کرانے کے بعد آپ سے یہ مطالبہ کروں کہ آئندہ سال مجھے کم از کم ایک سَو نئے واقفین چاہئیں مجھے بتایا گیا ہے کہ وقفِ جدید کی تربیتی کلاس جنوری سے شروع ہوتی ہے اور دسمبر تک رہتی ہے۔

پس میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہوگی اس میں

کم از کم سَو واقفین

شامل ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت نے میرا یہ مطالبہ پورا کر دیا تب بھی ہمیں ایک سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کلاس کا نصاب ایک سال کا ہے اور نئے واقفین جو آئیں گے وہ ایک سال تک تربیت حاصل کریں گے۔ اور اگر وہ سارے کامیاب بھی ہو جائیں تب بھی ایک سال کے بعد ہی ہم ان سَو نئے واقفین سے جماعت کی تربیت کا کام لے سکیں گے۔ بہرحال اگر یکصد نئے واقفین آ جائیں تو ہمیں یہ تسلّی اور اطمینان تو ہوگا کہ ایک سال کے بعد کم از کم سَو نئی جماعتوں میں واقفینِ وقفِ جدید پہنچ جائیں گے اور وہ وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ ہم ایک سال اور انتظار کر لیں گے۔ اس عرصہ میں ہم وقفِ عارضی کے انتظام کے ماتحت خوابیدہ جماعتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جب واقفین مستقل طور پر جماعتوں میں پہنچ جائیں گے تو وہ قرآن کریم پڑھانے اور جماعت کی تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے۔ اور اس طرح جماعت سنبھل جائے گی اور بیدار ہو جائے گی۔ اور اس میں

زندگی کی ایک نئی رُوح

پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ حسبِ سابق ہر سال اس تعداد میں صرف دس کا ہی اضافہ کریں تو یہ ہمارے لئے کافی نہیں۔

پس مَیں چاہتا ہوں کہ اگلے سال واقفین وقفِ جدید کی کلاس میں جو جنوری ۱۹۶۷ء سے شروع ہوگی۔ کم از کم ایک سَو واقفین ہو جائیں اور جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس طرف متوجّہ ہو۔

اساتذہ کی ایک تعداد

ہر سال ریٹائر ہوتی ہے اگر وہ خاص طور پر اس طرف توجہ دیں تو وہ بہت

مفید ہوسکتے ہیں۔ اگر پنشن یافتہ اساتذہ اپنی بقیہ عمر وقفِ جدید میں وقف کریں تو ہمیں زیادہ اچھے اور تجربہ کار واقفین مِل سکتے ہیں بشرطیکہ

وہ خلوصِ نیت رکھنے والے ہوں

اپنے اندر قربانی کا مادہ رکھنے والے ہوں۔ دُنیا کی محبّت ان کے دلوں میں سرد ہوچکی ہو۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف مُنہ کرکے اپنی بقیہ زندگی گزارنے کے متمنّی اور خواہاں ہوں اور دنیا، شیطان اور دُنیوی آرام اور آسائشوں کی طرف پیٹھ کرکے اپنی بقیہ زندگی کے دن گزارنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ باپ کی طرح تربیت کرنے والے ہوں۔ یعنی محبّت۔ پیار۔ اخلاص۔ ہمدردی اور غمخواری کے ساتھ تربیت کرنے والے ہوں۔ ایسے اساتذہ اگر ہمیں مِل جائیں تو ممکن ہے ہم انہیں یہاں ایک سال کی بجائے چند ماہ تعلیم دے کر جماعتوں میں کام کرنے کے لئے بھجوا سکیں۔

اگر ہمیں واقفین زیادہ تعداد میں مِل جائیں اور مَیں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ جس تعداد میں واقفین کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ اس تعداد میں واقفین مہیّا کردے۔ تو پھر ان کے خرچ کا سوال پیدا ہوجاتا ہے۔ گزشتہ سال مجلس شوریٰ کے موقع پر

وقفِ جدید کا بجٹ

ایک لاکھ ستتر ہزار روپے (۱٫۷۷٫۰۰۰) کا منظور ہوا تھا۔ لیکن اِس وقت تک دفتر وقفِ جدید میں جو وعدے وصول ہوئے ہیں وہ صرف ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے قریب کے ہیں۔ یعنی وقفِ جدید کے منظور شدہ بجٹ کے مطابق بھی ابھی وعدے موصول نہیں ہوئے۔ پھر بعض جائز اور ناجائز وجوہ کی بناء پر سارے وعدے عملاً پورے بھی نہیں ہُوا کرتے۔ یعنی اتنی رقم وصول نہیں ہوتی جتنی رقم کے وعدے ہوتے ہیں۔ سال کے شروع میں ایک شخص خوب کما رہا ہوتا ہے اور اپنی آمد کے مطابق وہ اپنا وعدہ لکھواتا ہے لیکن بعد میں وہ حوادثِ زمانہ کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اس کی آمد کم ہوجاتی ہے۔ اور وہ مجبور ہوجاتا ہے کہ اپنے وعدہ کو ملتوی کردے کیونکہ

مومن اپنے وعدہ کو منسوخ نہیں کرتا

ہاں جب اُسے حالات مجبور کردیتے ہیں تو وہ اپنے وعدہ کو ملتوی کردیتا ہے۔ اس نیّت کے ساتھ کہ جب اللہ تعالےٰ اُسے توفیق دے گا۔ تو وہ اپنے وعدہ کو ضرور پورا کردے گا۔ ایسے ہی لوگوں کو بعد میں اللہ تعالےٰ توفیق بھی عطا کردیتا ہے کہ وہ اپنے وعدے پورے کردیں۔ لیکن یہاں حال یہ ہے کہ ایک لاکھ ستتر (۱٫۷۷) ہزار روپے کا بجٹ تھا۔ اور وعدے ابھی تک ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے وصول ہوئے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں اس وقت تک صرف پچانوے ہزار روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ حالانکہ سالِ رواں میں وقفِ جدید کے لئے ہمیں دو لاکھ یا اس سے زیادہ روپے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک لاکھ ستتر ہزار روپے میں ہمارا کام نہیں چلے گا۔

ہمیں کم از کم دو لاکھ سوا دو لاکھ روپے

کی ضرورت ہوگی۔ اور اس قدر رقم ہمیں ملنی چاہیئے تا وہ عظیم اور نہایت ہی ضروری اور مفید کام جو وقفِ جدید کے سپرد کیا گیا ہے کما حقّہٗ پورا کیا جاسکے۔

پس بجٹ جو مجلسِ شوریٰ نے پاس کیا تھا اگرچہ وہ ایک لاکھ ستتر ہزار روپے کا ہے لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کم از کم دو لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے لیکن اس وقت جو وعدے وصول ہوئے ہیں وہ ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے ہیں۔ اس کے لئے ایک تو یہ ہونا چاہیئے کہ جو دوست اس تحریک میں حصّہ لے رہے ہیں وہ

اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں

اور جماعت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں اضافہ کریں اور پھر دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرے وہ دوست جنہوں نے ابھی تک وقفِ جدید کی مالی تحریک میں حصّہ نہیں لیا انہیں اس تحریک کی اہمیّت ذہن نشین کرنی چاہیئے اور انہیں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

تیسرے مَیں آج

احمدی بچّوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں

کہ اے خدا اور اس کے رسولؐ کے بچّو! اُٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو اور اس کمزوری کو دُور کردو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

کل سے مَیں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔ وہ اپنے باپوں اپنے بھائیوں اپنے خاوندوں اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کردیتی ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کرکے ثواب حاصل کرسکیں۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچّوں کو توفیق دے تو جماعتِ احمدیہ کے

بچّے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں

لیکن چونکہ سال کا بڑا حصّہ گزر چکا ہے اور مجھے ابھی اطفال الاحمدیہ کے صحیح اعداد و شمار بھی معلوم نہیں اس لئے مَیں نے سوچا کہ آج مَیں اطفال الاحمدیہ سے صرف یہ اپیل کروں کہ اس تحریک میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں جو کمی رہ گئی ہے اس کا بار تم اُٹھا لو اور پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو۔

شوریٰ انصار اللہ (۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر) کے نمائندگان کے اسماء جلد بھجوا دیئے جائیں
قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

یہ صحیح ہے

کہ بہت سے خاندان ایسے بھی ہیں۔ جن کے بچوں کو مہینہ میں ایک دو آنے سے زیادہ رقم نہیں ملتی۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ہماری جماعت میں ہزاروں خاندان ایسے بھی ہیں۔ جن کے بچے کم و بیش آٹھ آنے ماہوار یا شاید اس سے بھی زیادہ رقم ضائع کر دیتے ہیں۔ چھوٹا بچہ شوق سے پیسے لے لیتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قیمت کیا ہے۔ وہ پیسے مانگتا ہے اور اس کی ماں یا اس کا باپ اس کے ہاتھ میں پیسہ۔ آنہ۔ دوّنی یا چوّنی دے دیتا ہے۔ اور پھر وہ بچہ اسے کہیں پھینک کر ضائع کر دیتا ہے۔ اگر مائیں ایسے چھوٹے بچوں کو وقتی خوشی کے سامان پہنچانے کے لئے پیسہ۔ آنہ۔ دوّنی یا چوّنی دے دیں اور پھر انہیں ثواب پہنچانے کی خاطر تھوڑی دیر کے بعد ان سے دی پیسہ۔ آنہ دوّنی یا چوّنی وصول کر کے وقفِ جدید میں دیں اور اس طرح ان کے لئے ابدی خوشیوں کے حصول کے سامان پیدا کر دیں تو وہ بڑی ہی اچھی مائیں ہونگی۔ یہ اپنی اولاد کے حق میں لیکن یہ تو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اپنی عمر کے لحاظ سے ابھی اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوتے وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں۔ اگر وہ

مہینہ میں ایک اٹھنی وقفِ جدید میں دیں

تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں۔ لیکن غریب خاندان جن کے دلوں میں نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن ان کی مالی حالت ایسی نہ ہو کہ ان کا ہر بچہ اس تحریک میں ایک اٹھنی ماہوار دے سکے۔ تو ان لوگوں کی خواہش کے مدِ نظر میں ان کے لئے یہ سہولت پیش کر دیتا ہوں کہ ایسے خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شریک ہو جائیں گی۔ لیکن

یہ رعایت صرف ان خاندانوں کیلئے ہے

جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں لیکن باطنی اور ایمانی لحاظ سے ان کے دل روشن اور مضبوط ہیں اور ان کے بچوں کے دلوں میں یہ خواہش ہے کہ کاش ہماری مالی حالت ایسی ہوتی کہ ہم میں سے ہر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دے سکتا اور ہم ثواب سے محروم نہ رہتے۔ ان کی ایسی خواہش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ سہولت دی ہے کہ وہ سب بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔

اب سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے اگر احمدی بچے اس موقعہ پر پچاس ہزار روپیہ پیش کر دیں تو وہ

دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنیوالے

ہوں گے۔ اور اس طرح ہماری وہ ضرورت پوری ہو جائے گی۔ جو اس وقت اعلائے کلمۃ اللہ اور جماعت کی مضبوطی، اس کی تربیت اور تعلیم کے نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ہمارے سامنے ہے اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ان کی نماز کی بلوغت سے پہلے نماز پڑھانے کی ہمیں تلقین کی ہے۔ اسی طرح ان مالی قربانیوں کے لئے جو

فرض کے طور پر

ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائے گی۔ اور جب وہ فرض ان پر عائد ہوگا۔ تو وہ خوشی اور بشاشت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے۔ اور اس فرض کے ادا کرنے میں وہ کوئی کمزوری نہ دکھائیں گے کیونکہ ان کی طبیعتوں میں بچپن سے ہی یہ بات راسخ ہو چکی ہوگی کہ جہاں ہم نے خدا اور رسول کے لئے دوسری قربانیاں کرنی ہیں۔ وہاں ہم نے خدا اور اس کے رسول کے لئے مالی قربانیاں بھی دینی ہیں۔

غرض ایک بچہ جب اٹھنی دے رہا ہوگا یا جب بعض خاندانوں کے سب بچے باہم ملکر ایک اٹھنی ماہوار وقفِ جدید میں دے رہے ہوں گے۔ تو یہ

ایک لحاظ سے ان کی تربیت ہوگی

اس طرح ہم ان کے ذہن میں یہ بات بھی راسخ کر رہے ہوں گے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کسی کو مال دیتا ہے تو وہ مال جو اس کی عطا ہے بشاشت سے اسی کی طرف لوٹا دینا اور اس کے بدلہ میں ثواب اور اس کی رضا حاصل کرنا اس سے زیادہ اچھا سودا دنیا میں اور کوئی نہیں۔ پس

اے احمدیت کے عزیز بچو!

اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ

اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب

کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو۔ اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں اور خدا تعالےٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

سالانہ اجتماع اور قیادت ایثار

آج کل سالانہ اجتماع کے مبارک ایام کی آمد آمد ہے۔ سالانہ اجتماع پر جائزہ لیا جائے گا۔ کہ ہم نے سال رواں میں کہاں تک قدم آگے بڑھایا ہے۔ اور آئندہ سال کام کو تیز تر کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام پر عمل کرنے میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو باقی ماندہ دنوں میں اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ وما توفیقنا الّا باللہ العلی العظیم

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے دوست اعجاز احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ پہلے ایک حادثہ میں ان کا پاؤں خراب ہو گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نعمت اللہ معرفت ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضل عمر ہسپتال ربوہ)

"اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تحریک جدید کی اہمیت کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔ یہ ایک ایسی مبارک تحریک ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے۔ مبلغین مشنز کے بجٹوں کو اس کام کیلئے بروقت اخراجات تحریک جدید کے چندہ سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ اسوقت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ احباب جماعت نے سال کے شروع میں اپنے پیارے امام کے حضور اپنا وعدہ پیش کر کے ادائیگی کا عہد باندھا تھا۔ سال کے اختتام میں اب چند روز باقی ہیں۔ مگر وعدہ جات کا معتدبہ حصہ قابل ادا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے انفرادی اور مجموعی طور پر محاسبہ کریں اور بقایا جات جلد از جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"قربانی کا اصل وقت وعدہ کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے تو ثواب حاصل کر لیتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں۔"

"یہ قحط کا زمانہ ہے مصائب کا زمانہ ہے آفات کا زمانہ ہے لیکن جس طرح ایک ماں اپنے آپ کو فاقہ رکھتی ہے لیکن بچے کو فاقہ نہیں آنے دیتی اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو۔ خود فاقہ کرو لیکن دینی کاموں میں سستی نہ آنے دو۔"

امید ہے آپ اپنے وعدہ کی وقت کے اندر ادائیگی فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے ——— اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عشاء گجو چک ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز نصیر احمد صاحب نے کی اس کے بعد عزیز نذیر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازاں مولوی مبارک احمد صاحب آف تزگڑی مکرم بشیر احمد صاحب اختر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ اور خاکسار (نذیر احمد خادم متعلم سی۔ٹی کلاس گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ) نے علی الترتیب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کیا اور سامعین پر واضح کیا کہ ہماری دینی و دنیوی اور اخروی کامیابی و فلاح کا دارومدار رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اسوہ کی پیروی اور آنحضورؐ کے فرمودات کو حرز جان بنانے میں مضمر ہے۔ جلسہ کے اختتام پر افضل منیر صاحب نے حضرت مصلح الموعودؓ کا منظوم نعتیہ کلام سنایا جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے

(نذیر احمد خادم گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

محترم سید محمود صاحب وصیت ۶۶۲۲ والد عبد المومن صاحب ساکن لی مارکیٹ بلال ڈائمنڈ آئس ڈپو کراچی نمبر ۲ مورخہ ۱۸؍۹؍۶۶ بروز بدھ رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک پابند صوم و صلوٰۃ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تبصرہ

تین (۳) مسئلے

(مصنفہ الحاج مولوی عزیز الرحمان صاحب آف منگلہ)

زیر نظر رسالہ میں جو کہ ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے بہت سادہ اور عام فہم انداز میں ان تین مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے

۱۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام ۲۔ نبوت اتباعیہ

۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ـــ فاضل مصنف نے اس میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں تمام دلائل درج کر دیئے ہیں جن سے متاثر ہو کر وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور ان شبہات کا بھی عمدگی سے ازالہ کر دیا گیا ہے۔ جو ان مسائل کے بارے میں مخالفین کی طرف سے پیدا کئے جاتے ہیں۔

احمدیت کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ احمدی جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں رسالہ مکتبہ الفرقان ربوہ سے یا خود مصنف سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ ہے۔

برائے توجہ لجنات

مضمون نگاری کے مقابلہ میں شامل ہونے والی بہنوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنا مضمون تیار کر کے ۱۵ ؍ اکتوبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ مضمون فل سکیپ سائز کاغذ پر ایک طرف لکھا ہوا ہو۔ سات سے دس صفحات پر مشتمل مضمون ہو۔

ہر مضمون پر لجنہ کی صدر یا سیکرٹری کی تصدیق ضروری ہے۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مسئلہ کشمیر اور جماعت احمدیہ ۲۔ نظام وصیت۔ ۳۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پاکستانی بحریہ میں مستقل کمیشن

امتحان داخلہ بطور کیڈٹ پاکستانی بحریہ کی ایگزیکٹو اور سپلائی برانچ میں ۶۔۷ دسمبر ۱۹۶۶ء کو لاہور راولپنڈی۔ پشاور ملتان۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ راجشاہی۔ کھلنا میں۔

قابلیت۔ انٹرمیڈیٹ مضمون فزکس و ریاضی۔ عمر۔ ۱؍۱؍۴۶ اور ۱؍۱؍۵۰ کے درمیان کی پیدائش غیر شادی شدہ (پیدنٹ ۷؍۱۰؍۶۶)

گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائل پور

بی۔ ایڈ میں داخلہ کے لئے درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۵؍۱۰؍۶۶۔ پراسپکٹس و فارم کالج کے دفتر سے ۱.۵۹ کا پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر بھیجکر۔ (پ ٹ ۸؍۱۰؍۶۶)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

خوشخبری
ربوہ کے مقامی احباب کیلئے ایک خاص سہولت
ہم نے دوستوں کی سہولت کیلئے کراکری کے علاوہ ہر قسم کے
سائبان و قناتیں تیار کرتے ہیں۔ کرایہ پر حاصل فرمائیں
گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس ربوہ گولبازار

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰/- روپے

Digitized by Ahmadiyya Library Pakistan

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں (مینیجر)

امانت تحریک جدید کی اہمیت!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لیے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ۔ لاہور۔

وصیت

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۶۴ :۔ میں فرحت اختر زوجہ صالح محمد الہ دین قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ رجون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ ایک عدد سونے کا ہار وزن ۵ تولے

۲۔ ایک طلائی سیٹ جو ہار۔ ایک جوڑا جھمکا اور ایک انگوٹھی پر مشتمل ہے وزن ۲½ تولہ

۳۔ طلائی زنجیر وزن دو تولے۔

۴۔ سونے کی ٹاپس دو انگوٹھیاں اور ایک جوڑا بالیاں ۲ تولے

۵۔ سونے کی چوڑیاں تین تولہ

۶۔ چاندی کے بٹن اور کانوں کے آویزے وزن ۴ تولے

کل وزن ۱۵ تولہ سونا اور ۴ تولے چاندی جس کی قیمت اندازاً تین ہزار روپیہ ہے ایک سلائی کی مشین جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے اور میرا مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے جس میں دو ہزار کی مالیت کا زیور شامل ہے جس کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے۔ اب مہر کی رقم کے مبلغ تین ہزار روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ میں بقائمی ہوش و حواس اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر وصیت کرتی ہوں کہ اپنی جائداد اور مہر کی رقم کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی مجھے اپنے شوہر سے ۱۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں سوائے اس جیب خرچ کے میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد فرحت اختر زوجہ صالح محمد الہ دین

گواہ شد:۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

گواہ شد:۔ صالح محمد الہ دین خاوند موصیہ۔

پانچواں بیان

مکرم ملک سلیم احمد صاحب ناصر بی اے ایل ایل بی وکیل خیبوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کیور ہیڈ میڈیسن کمپنی کے تیار کردہ چار عدد کیپ سولز (CURE CAPSULES) میں سے صرف دو عدد میری ہمشیرہ نے استعمال کئے ہیں بفضلہ تعالیٰ دو سے ہی تکلیف بالکل دور ہو گئی ہے اس دوا کی غیر معمولی افادیت نے بہت متاثر کیا ہے" جوڑوں اور اعصاب کی دردوں کی دوا "پینیز کیور" کے علاوہ مندرجہ ذیل امراض کے لئے بھی چار خوراکی مجرب اکسیر نہایت کامیاب ہیں۔ نو سیر مرض درد سر کان کی پیپ، آنکھوں کے ککرے اور سپرنگ کٹار، نکسیر، دمہ، ناسور، لیکوریا اور بانجھ پن۔

قیمت فی اکسیر مکمل چار خوراک دس روپے، مع (وقف) پہلی دو آزمائشی خوراکیں ۳ روپے میں خرچ ڈاک بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر سندھ مہ کمپنی۔ کیور ہیڈ میڈیسن کمپنی ۳۵ کہ رشل بلڈنگ سال لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک ...

* باکمال سٹاف
* لاجواب سروس!
آپ ہمیشہ انہی قابل اعتماد سروس
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے،
(مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی پرانی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
دلکش بسوں
میں سفر کیجئے
(مینیجر)

ایک خط!
لکھ کر کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں۔
اورینٹل اینڈ ریلیجس کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

حکیموں کے لئے انٹرویو
ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپر قیمت ۳/- منگوائیے
ایچ پی فارمیسی۔ دھوریہ۔ کھاریاں۔ گجرات

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(مینیجر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے وہ ایک امانت ہے،

تم خدا تعالیٰ کے لئے اس کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا ہے غریبوں میں تو اخلاص اور انکسار زیادہ پایا جاتا ہے اسی لئے انبیاء کی جماعتوں میں عموماً غریب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا انہیں غریب رکھنا چاہتا ہے بلکہ خدا ان غریبوں کو اس لئے دین کی خدمت کا موقع دیتا ہے کہ ان میں حرص نہیں ہوتی اور شکر کا مادہ ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء ہیں اور مخلص ہیں اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر دباؤ ڈالا جائے تو مان جاتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چندوں سے کھسکتے رہتے ہیں اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے۔ وہ غریب آدمی جو ۲۵ روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ یہ اڑھائی ہزار روپیہ لے کر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے لیکن جب وہ کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے یا جب وہ یہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں۔ ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں یا کہتا ہے بڑی مصیبت آ گئی۔ ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے تو وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے یا پندرہ کی بجائے اسے بیس روپے ملتے ہیں تو وہ ان پانچ روپوں کی زیادتی کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے پھر اسے سو روپیہ ملتا ہے تو وہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے، ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے پندرہ سو روپیہ ملتا ہے تو وہ ان پندرہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چندہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آ گئی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں۔

جب تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھتا ہے اور پھر وہ تم سے مانگنے آ جاتا ہے تو کیا تم اس امانت کی واپسی کو مصیبت سمجھتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں جو روپیہ ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یہ یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو کیونکہ تم سمجھو گے کہ یہ میری چیز نہیں تھی بلکہ اسی کی تھی۔ . . .

پھر دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی امانت میں سے ہمیشہ ایک حصہ مانگتا ہے سارا نہیں مانگتا پس وہ تو انتہا درجہ کی نئی قسم کا ہے اس کے مانگنے پر جو شخص ناراض ہوتا ہے وہ بڑا ہی ذلیل اور رذیل قسم کا انسان ہے جس نے رات دن خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھایا پھر کسی موقعہ پر اگر اس نے ایک آدھ چیز مانگ لی تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ حقیقتاً یہ تمام باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ناقدری اور ناشکری سے پیدا ہوتی ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۱۔ اکتوبر۔ بھارت میں طالب علموں اور پولیس کے درمیان تصادم کا سلسلہ جاری ہے پولیس نے کل پانچ شہروں میں گولی چلائی جس سے دو مزید طالب علم ہلاک ہو گئے بہار میں شاہ آباد کے مقام پر بھی پولیس نے ایک بپھرے ہوئے ہجوم پر فائرنگ کی۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ تشدد کی کارروائی ترک کر دیں۔ بھارت میں طلباء پر پولیس کی فائرنگ سے اس وقت تک سولہ طلباء ہلاک اور ایک ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

٭۔ نئی دہلی ۔ ۱۱۔ اکتوبر۔ کل بھارت میں جنوب مشرقی ریلوے پر ایک مسافر گاڑی کے حادثہ میں ۹ مسافر ہلاک ہو گئے۔ اور ۱۰۲ زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ بمبئی سے ۱۸۰ میل دور مہر باج کے نزدیک رونما ہوا۔ اس وقت ریل گاڑی ایک ندی کے پل پر سے گزر رہی تھی۔ گاڑی کا انجن اور تین ڈبے پٹڑی سے اتر گئے تھے۔ ایک اور ڈبہ الٹ کر ندی میں جا گرا۔ بیشتر زخمیوں کی حالت نازک ہے خیال ہے مرنے والوں کی تعداد ۹ سے زائد ہو جائے گی۔

٭۔ ڈھاکہ ۔ ۱۱۔ اکتوبر۔ ترکی کے صدر جنرل جودت سنائی نے مشرقی پاکستان کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس خطہ کے عوام آفات سماوی کے باوجود ہمت اور جرأت سے کام لیتے ہوئے ملک کی اقتصادی ترقی اور سالمیت کے لئے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ رمنا باغ میں شہریوں کی جانب سے دی گئی استقبالیہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے ترکی کے صدر نے کہا کہ وہ ڈھاکہ کی عظیم تاریخ اور اس کی شاندار ثقافتی روایات سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

٭۔ راولپنڈی ۱۱۔ اکتوبر۔ صدر ایوب اور ترکی کے صدر جنرل جودت سنائی کے درمیان آج کراچی میں دوبارہ بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ ہفتہ کے روز دونوں ملکوں کے سربراہوں کے درمیان راولپنڈی میں ۷۵ منٹ تک بات چیت ہوئی تھی جس کے بعد صدر سنائی پشاور روانہ ہو گئے تھے۔ صدر سنائی آج صبح دس بجے کراچی پہنچ رہے ہیں جہاں ہوائی اڈہ پر صدر ایوب معزز مہمان کا استقبال کریں گے۔

دعائے مغفرت

مکرم پنڈت محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ربوہ میں بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ قبرستان لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر پر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے دعا کرائی۔

مرحوم خلافت اولیٰ کے زمانہ میں ہندو مت ترک کر کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کر کے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

٭۔ ہنولولو ۱۱۔ اکتوبر۔ ریڈیو ماسکو کی اطلاع کے مطابق امریکی محکمہ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ اگر ضرورت پیش آئی تو امریکہ ویت نام میں ایٹمی ہتھیار استعمال کرے گا۔ امریکی وزیر دفاع صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے سائگون پہنچ گئے ہیں۔

٭۔ میکسیکو ۱۱۔ اکتوبر۔ خلیج میکسیکو میں شدید طوفان سے ایک مسافر بردار بحری جہاز کل رات غرق ہو گیا اس میں شمالی امریکہ کے ۶۵ باشندے سوار تھے جو طوفانی سمندر میں ڈوب گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲